015- Mas'alah 3 Talaaq, Halaala or Haraama

Topic:˘
015-Mas'alah: Teen Talaq, Halala aur Harama

Youtube Link:˘
https://youtu.be/L03LPJyquP8

اِس لیکچر میں دئے گئے حوالہ جات + اِلزامی جوابات
References + Anti Venums:˘

ہمارے معاشرے میں تین طلاق کے مسئلہ پر بہت اختلاف پایا جاتا ہے... جبکہ اہلِسنت اور صحابہ اکرامؓ کا اِس بات پر اِجماع ہے کہ :
"اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی (ایک مجلس میں) دے، تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی"

یہی موقف **《امام بخاریؒ》** کا بھی ہے، **《امام مسلمؒ》** کا بھی ہے، **《امام ابو داوٗدؒ》** ، **《امام نسائیؒ》** ، **《امام ابنِ ماجۃؒ》** کا بھی یہی موقف ہے کہ **"اکٹھی تین طلاقیں دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں"** اور اِس بارے میں محدّثین نے اپنی حدیث کی کتابوں میں باقاعدہ باب باندھے ہیں... جیسا کہ

بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ

[صحیح بخاری، ح # 5258 کے بعد]

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩] وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَرِثُهُ. فَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ؟ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ.

باب: اگر کسی نے تین طلاق دے دی تو جس نے کہا کہ تینوں طلاق ہو جائیں گی،

اس کی دلیل اور اللہ پاک نے سورۂ بقرہ میں فرمایا: ''طلاق دو بار ہے اس کے بعد یا تو دستور کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا چاہیے۔'' اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر کسی بیمار شخص نے اپنی عورت کو طلاق بائن دے دی تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہوگی اور عامر شعبی نے کہا: وارث ہوگی (اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اور ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا: کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ابن شبرمہ نے کہا: پھر اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مر جائے (تو وہ کیا دونوں کی وارث ہوگی؟) اس پر شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کیا۔

صحیح مسلم (اردو)

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری

(المعجم ٢) - (بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ) (التحفة ٢)

[٣٦٧٣] ١٥-(١٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ- قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

باب: 2- تین طلاقیں

[3673] معمر نے ہمیں ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (ابتدائی) دو سالوں تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے تحمل اور سوچ بچار (ضروری) تھا۔ اگر ہم اس (عجلت) کو ان پر نافذ کر دیں (تو شاید وہ تحمل سے کام لینا شروع کر دیں) اس کے بعد انھوں نے اسے ان پر نافذ کر دیا۔ (اکٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے لگے۔)

اگرچہ تین طلاقیں دینا حرام ہے، کیونکہ ایک طلاق دینے کے بعد 3 مہینے (یعنی 3 حیض) تک انتظار کرنا چاہئے کیونکہ

2 : سورة البقرة 228

وَ الۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوۡٓءٍ ؕ ---

طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں ---

لیکن اگر مرد تین طلاقیں اکٹھی دے دیتا ہے تو اُس نے اپنے اختیار کا استعمال کر لیّا ہے، حالانکہ دُوسری طلاق دینے کے لیے اُسے 3 مہینے تک کا انتظار کرنا چاہئے تھا! اب سزا کے طور پر تین طلاقیں اکٹھی دینے سے اُس کی بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی (نکاح ٹوٹ جائے گا)۔

جن لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اکٹھی تین طلاقیں دینے سے 1 ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔ اُن کی دلیل یہ ہے

Sahih Muslim Hadees # 3673 to 3675
Sunan Nasai Hadees # 3435
Musnad Ahmad Hadees # 7158

حضرت ابنِ عباس ؓ نے کہا : رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ کے عہد میں اور عمر ؓ کی خلافت کے (ابتدائی) دو سالوں تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں ، پھر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کہا : لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں اُن کے لیے تحمّل اور سوچ بچار (ضروری) تھا۔ اگر ہم اُس (عجلت) کو اِن پر نافذ کر دیں (تو شاید وہ تحمّل سے کام لینا شروع کر دیں) اُس کے بعد اُنہوں نے اِسے اُن پر نافذ کر دیّا۔ (اکٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے لگے) Sahih Hadees

لوگ کہتے ہیں کہ "اگر کوئی اِس بات پر فتویٰ دے کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں ، ایک ہی شمار ہوں گی، تو وہ نبی ﷺ ، حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے ابتدائی دو سالوں کے مطابق فتویٰ دے رہا ہو گا۔۔"

ایسی بات کرنے والا حدیث کے عِلم سے ناواقف ہو گا۔۔۔ کیونکہ حضرت عمر ؓ کے اِس فیصلے پر تمام صحابہ نے اِجماع کر لیّا تھا۔۔۔ اور یہی حدیث **امام نسائیؒ** نے باب باندھ کر لکھی ہے کہ یہ حدیث "غیرِ مدخولہ (ایسی عورت جس نے خاوند کے ساتھ صحبت نہ کی ہو) "

کے لئے ہے---

(المعجم ٨) - بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُولِ بِالزَّوْجَةِ (التحفة ٨)

باب:٨-عورت کے ساتھ شب بسری سے پہلے اسے تین طلاقیں دینا

H# 3435

٣٤٣٥- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

٣٤٣٥-حضرت طاوس سے منقول ہے کہ حضرت ابوصہباء حضرت ابن عباس ؓ کے پاس آئے اور کہا: اے ابن عباس! کیا آپ نہیں جانتے کہ بیک وقت تین طلاقیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کے دور مبارک میں' نیز حضرت عمر ؓ کے ابتدائی دور میں' ایک طلاق سمجھی جاتی تھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

٣٤٣٥_ أخرجه مسلم، الطلاق، باب طلاق الثلاث، ح: ١٦/١٤٧٢ من حديث * ابن جريج به، وهو في الكبرى، ح: ٥٥٩٩.

اور اِس پر پُوری اُمت کا اِجماع ہے کہ **"**اگر کسی عورت کی رخصتی نہ ہوئی ہو، (شوہر اور بیوی کی صحبت نہ ہوئی ہو) ، اور شوہر **تین طلاقیں اکٹھی** دے دے، تو 1 طلاق ہی شمار ہو گی**---"**

لیکن

اگر شوہر اور بیوی میں صحبت (ہمبِستری) ہو چکی ہے تو **3 طلاقیں 3 ہی شمار** ہوں گی--!!

اِس حدیث کے راوی ابنِ عباسؓ ہیں ، اور وہی اِس حدیث کو سب سے بہتر سمجھ سکتے ہیں، اور اُنہوں نے جو سمجھا ہے وہ اگلی حدیث میں ہے--

Abu Dawood   Hadees # 2197

ایک آدمی آیا اور اُن سے کہنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کو **تین طلاق دے دی** ہے، ابن عباس ؓ خاموش رہے، یہاں تک کہ مَیں نے سمجھا کہ وہ اِسے اُس کی طرف لوٹا دیں گے، پھر **اُنھوں (ابنِ عباس) نے کہا:**

" تم لوگ بیوقوفی تو خود کرتے ہو پھر آ کر کہتے ہو: اے ابنِ عباس**!** اے ابنِ عباس**!** حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

65 : سورۃ طلاق ، 2

...وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ

... جو شخص اللّٰہ سے ڈرتا ہے اللّٰہ اُس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔

اور تُو اللّٰہ سے نہیں ڈرا لہٰذا میں تیرے لیے کوئی راستہ بھی نہیں پاتا، تُو نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی لہٰذا تیری بیوی تیرے لیے بائنہ ہو گئی، اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

65 : سورۃ طلاق ، 1

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ

اے نبی! (اپنی اُمت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو اُن کی عدّت (کے دنوں کے آغاز) میں اُنہیں طلاق دو ...

ابوداؤد کہتے ہیں: اس حدیث کو 《حمید اعرج》، 《مجاہد》 ، 《شعبہ》، 《عمرو بن مرہ》 ، 《سعید بن جبیر》، 《ایوب》، 《ابن جریج》 ، 《عکرمہ بن خالد》، 《ابن جریج》 ، 《عبدالحمید بن رافع》 ، 《عطاء》 ، 《اعمش》 ، 《مالک بن حارث》 ، 《عمرو بن دینار》، 《ابن عباس ؓ 》 سے روایت کیا ہے۔

اِن سبھوں نے تین طلاق کے بارے میں کہا ہے کہ ابنِ عباس ؓ نے اِن کو تین ہی مانا اور کہا کہ وہ تمہارے لیے بائنہ ہو گئی۔

ابوداؤد کہتے ہیں: اور حماد بن زید نے ایوب سے ایوب نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ "جب ایک ہی منہ سے (یکبارگی یوں کہے کہ تجھے تین طلاق دی) تو وہ ایک شمار ہو گی"

اور اِسے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے ایوب نے عکرمہ سے روایت کیا ہے اور یہ اُن کا اپنا قول ہے۔ البتہ اُنہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیّا بلکہ اسے **عکرمہ کا قول** بتایا ہے۔ Sahih Hadees

اسی طرح مؤطا امام مالک میں بھی موجود ہے اور مصنف ابنِ ابی شیبہ میں 10 صحابہ کے فتوے موجود ہیں، امام بخاری سے لے کر امام ابنِ ماجہ اور امام ابو حنیفہ،امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حمبل(رحمھم اللہ علیھم) سب آئمہ اور محدثین کا اِس پر اتفاق ہے اور یہ مسئلہ، اُن 2 فیصد مسئلوں میں سے ہے جس پر پُوری کی پُوری اُمت کا اِجماع ہے کہ
"اکٹھی تین طلاقیں، 3 ہی شمار کی جائیں گی..."
لھذا وہ (نبیﷺ کے زمانے، ابو بکر کے زمانے، عمر کے دو سال والی حدیث، غیرِ مدخولہ عورت کے لئے تھی... (یعنی جس عورت سے صحبت نہ ہوئی ہو)

اُس حدیث کا سیاق و سباق یہ تھا :

عرب میں رواج تھا کہ لوگ اپنے الفاظ کو تین دفع بولتے تھے جیسا کہ
"میں نے ایک طلاق دی" ، "میں نے ایک طلاق دی" ، "میں نے ایک طلاق دی"
(ظاہر ہے کہ اُس نے ایک ہی طلاق دی ہے کیونکہ وہ یہ نہیں کہتا تھا کہ "میں نے تجھے 3 طلاق دی") اِسی وجہ سے تین دفع دینے کے بعد بھی ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی۔

نبیﷺ بھی کئی الفاظ تین تین دفع بولا کرتے تھے کیونکہ یہ عرب کا رواج تھا۔

Sahih Muslim Hadees # 2950
Abu Dawood Hadees # 1905
(کتابُ اللہ کا عہد لینے کے بعد ، انگلی اٹھا کر) --- رسول اللہﷺ --- فرماتے تھے کہ: **اے اللہ! گواہ رہنا ، اے اللہ! گواہ رہنا ، اے اللہ! گواہ رہنا۔** تین بار (یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا) ----

عرب میں نکاح پہلے کر دیا جاتا تھا اور رخصتی بعد میں ہوتی تھی۔۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی رخصتی 3 سال بعد ہوئی۔۔۔

Sahih Bukhari Hadees # 3896
Sunan Nasai Hadees # 3381
Musnad Ahmad Hadees # 6892, 11409

۔۔۔ نبی کریمﷺ نے ۔۔ عائشہ ؓ سے نکاح کیّا اُس وقت اُن کی عمر چھ سال تھی جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔ Sahih Hadees

حضرت عمرؓ کے دَور میں مسلمانوں کو بہت زیادہ فتوحات ہو رہی تھیں (مسلمان جنگیں جیت رہے تھے)۔ مِصر ، شام اور دیگر علاقوں سے بہت زیادہ تعداد میں اور بہت زیادہ خوبصورت لونڈیاں آ رہی تھیں۔۔۔ اور لوگ اپنی غیرِمدخولہ عورت (جس کے ساتھ صِرف نکاح ہوا تھا، رخصتی نہیں ہوئی تھی) کو طلاق دے دیتے اور مالِ غنیمت میں آنے والی لونڈیوں سے نکاح کر لیتے تھے۔۔۔ چونکہ لونڈیاں غیر ملکی اور دوسری زبان بولتی تھیں جس کی وجہ سے ، عربیوں کا، اُن لونڈیوں کے ساتھ گزر بسر نہیں ہوتا تھا۔ اور پھر مذاق میں کہتے تھے کہ ہم نے اپنی پہلے والی عورت (غیرِمدخولہ) کو تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ ایک طلاق دی تھی۔
یعنی وہ لوگ 3 طلاق کی نیّت سے طلاق دیتے تھے اور بعد میں کہتے تھے کہ ہم نے ایک طلاق دی ہے۔۔۔

جب یہ مذاق حضرت عمرؓ کے دَور میں بہت زیادہ ہونے لگا تو حضرت عمرؓ نے سزا کے طور پر کہا کہ **"اب اگر کوئی بندہ اِس طرح کہے گا تو اُس کی 3 طلاقیں ہی شمار ہوں گی"**۔۔
یہی بات **《ابوالاعلیٰ مودودیؒ》** کی کتاب میں بھی ذکر ہے
[سنت کی آئینی حیثیت، صفحہ 124]

123

[سنت کی آئنی حیثیت (ابوالاعلیٰ مودودیؒ) ، صفحہ 123]

27. مسئلہ طلاق ثلاثہ میں حضرت عمر کے فیصلے کی اصل نوعیت

اعتراض : آپ فرماتے ہیں کہ میں کوئی مثال پیش کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کسی فیصلے کو خلفائے راشدین نے بدلا ہو۔ اس سے تو آپ بھی انکار نہیں کریں گے کہ نبی اکرم کے زمانے میں ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقوں کو ایک شمار کر کے طلاق رجعی قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت عمر نے اپنے زمانے میں اسے تین شمار کر کے طلاق مغلظہ قرار دے دیا اور فقہ کی رو سے امت آج تک اسی پر عمل کر رہی ہے۔

جواب : اس معاملہ میں پوزیشن یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی تین طلاق تین ہی سمجھی جاتی تھیں اور متعدد مقامات میں حضور ﷺ نے ان کو تین ہی شمار کر کے فیصلہ دیا ہے لیکن جو شخص تین مرتبہ طلاق کا الگ الگ تلفظ کرتا تھا اس کی طرف سے اگر یہ عذر پیش کیا جاتا کہ اس کی نیت ایک ہی طلاق کی تھی اور باقی دو مرتبہ ان نے یہ لفظ محض تاکیداً استعمال کیا تھا۔ اس کے عذر کو حضور ﷺ قبول فرما لیتے تھے۔ حضرت عمر نے اپنے عہد میں جو کچھ کیا، وہ صرف یہ ہے کہ جب لوگ کثرت سے تین طلاقیں دے کر ایک طلاق کی نیت کا عذر پیش کرنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ اب یہ طلاق کا معاملہ کھیل بنتا جا رہا ہے اس لیے ہم اس عذر کو قبول نہیں کریں گے اور تین طلاقوں کو تین ہی کی حیثیت سے نافذ کر دیں گے۔ اس کو تمام صحابہ نے بالاتفاق قبول کیا اور بعد میں تابعین و ائمہ مجتہدین بھی اس پر متفق رہے۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ حضرت عمر نے عہدِ رسالت کے قانون میں یہ کوئی ترمیم کی ہے۔ اس لیے کہ نیت کے عذر کو قبول کرنا قانون نہیں بلکہ اس کا انحصار قاضی کی اس رائے پر ہے کہ جو شخص اپنی نیت بیان کر رہا ہے، وہ صادق القول ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں اس طرح کا عذر مدینہ طیبہ کے اکا دکا جانے پہچانے آدمیوں نے کیا تھا۔ اس لیے حضور ﷺ نے ان کو راست باز آدمی سمجھ کر ان کی بات قبول کر لی۔ حضرت عمر کے زمانے میں ایران سے مصر تک اور یمن سے شام تک پھیلی ہوئی سلطنت کے ہر شخص کا یہ عذر عدالتوں میں لازماً قابل تسلیم نہیں ہو سکتا تھا، خصوصاً جبکہ بکثرت لوگوں نے تین طلاق دے کر ایک طلاق کی نیت کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا ہو۔

مسند احمد کی ایک ہی حدیث پیش کی جاتی ہے کہ:
"نبیﷺ کے زمانے میں ابو رکانہؓ نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں تو نبیﷺ نے کہا کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لو، تمہاری ایک ہی طلاق ہوئی ہے"

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد دوم

[جلد 2، حدیث 2387، ضعیف]

(٢٣٨٧) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ [اسناده ضعيف، اخرجه ابو يعلى: ٢٥٠٠].

(٢٣٨٧) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رکانہ بن عبد یزید ''جن کا تعلق بنومطلب سے تھا'' نے ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، بعد میں انہیں اس پر انتہائی غم ہوا، نبی ؑ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس طرح طلاق دی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں دے دی تھیں؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا پھر یہ ایک ہوئی، اگر چاہو تو تم اس سے رجوع کر سکتے ہو، چنانچہ انہوں نے رجوع کر لیا، اسی وجہ سے حضرت ابن عباس ؓ کی رائے یہ تھی کہ طلاق ہر طہر کے وقت ہوتی ہے۔

جبکہ یہ حدیث، ضعیف ترین حدیث ہے اور جمہور محدّثین نے اِسے ضعیف قرار دیّا ہے۔ اِس میں **《داود بن حُصَین 》** **《عکرمہ》** سے روایت کر رہے ہیں اور محدثین کا اُصول ہے کہ اگر داود بن حُصَین ، عکرمہ سے روایت کرے تو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔

اِس کے مقابلے میں ابو داود کی صحیح حدیث ہے۔

Abu Dawood Hadees # 2206

رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ (قطعی طلاق) (اکٹھی تینِ طلاقیں) دے دی، پھر نبی اکرم ﷺ کو اِس کی خبر دی اور **کہا**: **اللہ کی قسم!** میں نے تو ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسمِ اللہ کی تم نے صرف ایک کی نیّت

کی تھی؟ رکانہ نے کہا: قسم اللہ کی میں نے صرف ایک کی نیّت کی تھی، چنانچہ رسول اللہﷺ نے اُن کی بیوی اُنہیں واپس لوٹا دی، پھر اُنہوں نے اُسے دوسری طلاق عمرؓ کے دَورِ خلافت میں دی اور تیسری عثمانؓ کے دَورِ خلافت میں۔ Sahih Hadees

[نوٹ: یہ حدیث اُس بات کی بھی دلیل ہے کہ عرب کے لوگ، ایک جملے کو تین تین دفعہ بولتے تھے۔ اِسی لئے 《رکانہ بن عبد یزیدؓ 》 نے تین دفع طلاق دینے کے باوجود قسم اُٹھا کر کہا کہ میری ایک ہی طلاق کی نیّت تھی---]

سوال: اگر نبیﷺ ، ایک مجلس کی تین طلاقوں کی نیّت کو جائز سمجھتے تو صحابی سے "اللّٰہ کی قسم!" کیوں اٹھواتے کہ اُس نے ایک طلاق کی ہی نیّت کی ہے---؟؟؟

اِس کے علاوہ مصنّف ابنِ ابی شیبہ میں ابنِ عباسؓ کے بے شمار فتوے موجود ہیں کیونکہ وہی اِس حدیث کے راوی ہیں۔ اور وہی لوگوں کے طلاق کے معاملات میں فیصلہ کرتے تھے۔ اُمت کا اجماع بھی اِسی پر ہے (کہ 3 طلاقیں، 3 ہی شمار ہوتی ہیں) اور جو اِجماع سے الگ ہوتا ہے وہ اہلِسنت کے راستہ پر نہیں ہے۔
لہذا ہم نے حدیث کو اپنے دماغ کے مطابق نہیں سمجھنا بلکہ حدیث کو سمجھنے کے لئے صحابہ ، تابعین اور تبع تابعین کے فہم کو لیں گے کیونکہ وہی اُس حدیث کو سب سے بہتر جاننے والے تھے اور اللّٰہ کا خوف، ہم سے ذیادہ رکھنے والے تھے۔ جن معاملات میں صحابہ نے اِجماع کیّا ہے وہ ہمارے لئے حجّت اور دلیل ہیں---
----

[اعتراض : لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ
"اکٹھی 3 طلاقیں دینا حرام ہے اِسی لئے اگر کوئی 3 طلاقیں دے دے تو 3 طلاقیں نہیں ہوئیں بلکہ ایک ہوئی ہے!!"]

جواب :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی... حالانکہ حیض کی حالت میں طلاق دینا حرام ہے...

Sahih Bukhari H # 5251, 5252, 5258, 5332, 7160
Sahih Muslim H # 3652 to 3670
Jam e Tirmazi H # 1175, 1176
Abu Dawood H # 2179 to 2185
Sunan Nasai H # 3418 to 3421, 3425, 3428, 3429, 3585 to 3589
Ibn e Maja H # 2019, 2022, 2023
Musnad Ahmad H # 7152 to 7156
Mishkaat H # 3275

عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی (آمنہ بنتِ غفار) کو ، جب کہ وہ حالتِ حیض میں تھیں ، (ایک) طلاق دے دی، پھر عمرؓ نے اِس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیّا تو آپ ﷺ بہت خفا ہوئے **پھر فرمایا** "انہیں چاہئے کہ وہ رجوع کر لیں اور اُنہیں اپنے پاس رکھیں، یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو جائیں پھر حائضہ ہوں اور پھر پاک ہوں تب اگر چاہے تو اُسے طلاق دیدے۔" Sahih Hadees

اِس کے باوجود عبداللہ ابنِ عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ "چونکہ میں نے حرام طلاق دی ہے اِس لئے طلاق نہیں ہوئی! " بلکہ نبی ﷺ اور ابنِ عمرؓ نے اُس طلاق کو مانا....
اِسی طرح اکٹھی 3 طلاقیں دینا حرام ہے!! لیکن اگر کوئی شخص 3 طلاقیں اکٹھی دے دے تو تینوں طلاقیں ہو جائیں گی اور وہ عورت اُس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی...!!
لوگوں کا یہ دعویٰ بلکل غلط ہے کہ ("اکٹھی 3 طلاقیں دینا حرام ہے اِسی لئے اگر کوئی 3 طلاقیں دے دے تو 3 طلاقیں نہیں ہوتیں!!")
جبکہ
بریلوی ، دیوبندی اور چند محقق اہلِحدیثوں کا اور پُوری اُمت کا بھی اِس پر اجماع ہے کہ (صحبت کرنے والے شوہر اور بیوی کی) ایک

مجلس کی 3 طلاقیں، 3 ہی شمار ہوں گی--!!!

Sahih Bukhari Hadees # 5264,
Sahih Muslim Hadees # 3653, 3656

عبداللہ بن عمرؓ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی، تو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجوع کر سکتا تھا کیونکہ نبی کریمﷺ نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا تھا لیکن جب تُو نے تین طلاق دے دی تو وہ عورت اب تجھ پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ وہ تیرے سِوا کسی اَور شخص سے نکاح کرے۔ Sahih Hadees

----

نبیﷺ کی موجودگی میں بھی ایک صحابی نے اپنی بیوی کو 3 اکٹھی طلاقیں دے کر چھوڑ دیّا تھا...

Sahih Bukhari H # 5259 ,5308, 5309, 5332, 4745
Sahih Muslim H # 3743
Abu Dawood H # 2245
Sunan e Nasai H # 3496
Musnad Ahmad H # 7159, 7201

..... عویمرؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہﷺ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پا لیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ اُسے قتل کر دے؟ لیکن اِس صورت میں آپ اُسے قتل کر دیں گے یا پھر اُسے کیا کرنا چاہیے؟"

نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وَحی نازل کی ہے، اِس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔"

... لعان سے جب دونوں فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہﷺ! اگر اِس کے بعد بھی میں اِسے اپنے پاس رکھوں تو (اِس کا مطلب یہ ہو گا کہ) میں جھوٹا ہوں۔"

چنانچہ اُنہوں نے نبی کریمﷺ کے حکم سے پہلے ہی **اپنی بیوی کو تین طلاق دی**۔ ابنِ شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والے کے لیے

یہی طریقہ جاری ہو گیا۔ Sahih Hadees

نبیﷺ کے زمانے میں ہی ایک عورت کو تین طلاقیں ہوئیں جس پر نبیﷺ نے اُس عورت کو عدّت پُوری کرنے کا کہا اور دُوسری شادی کروا دی---

Sahih Muslim Hadees # 3700, 3712, 3713
Jam e Tirmazi Hadees # 1135
Musnad Ahmad Hadees # 7244

فاطمہ بنتِ قیسؓ **سے** سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ اُن کے شوہر نے اُنہیں تین طلاقیں دیں۔
تو رسول اللہﷺ نے اُنہیں (نہ ہی) رہائش دی نہ خرچ۔ ---
اور فرمایا : جب (عدّت سے) آزاد ہو جاؤ تو مجھے اِطلاع دینا۔ سو مَیں نے آپﷺ کو اِطلاع دی۔ --- تو آپﷺ نے میری شادی اسامہؓ سے کرا دی، اِس کے بعد مجھ پر رَشک کیّا جانے لگا۔ Sahih Hadees

----

اِسی طرح نبیﷺ کی موجودگی میں تین طلاقیں دی گئیں تو نبیﷺ نے شدید غصّے کا اظہار کیّا ---

(المعجم ٦) - اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ (التحفة ٦)

٣٤٣٠- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ: «أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟» حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَقْتُلُهُ؟

باب:٦- تین طلاقیں اکٹھی دینا سخت گناہ ہے

H # 3430

٣٤٣٠- حضرت محمود بن لبید ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپ غصے کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جاتا ہے؟'' حتی کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کردوں؟

٣٤٣٠- [إسناده صحيح] وهو في الكبرى، ح: ٥٥٩٤. ❊ محمود صحابي، وأعل الحديث بعلة غير قادحة، مخرمة عن أبيه كتاب، والرواية عن كتاب صحيحة إذا لم يثبت الجرح فيه.

اگر نبیﷺ بھی اکٹھی تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کرتے تو شدید غصّہ کیوں کرتے؟؟؟ بلکہ یہی کہتے کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ایک ہی طلاق شمار ہوئی ہے!!!! لیکن ایسا نہیں ہوا...

یہ بالکل اِسی طرح ہے کہ کوئی شخص چوری کی چھُری سے مُرغی ذبح کرے تو مُرغی حلال ہی ذبح ہو گی لیکن چھُری چوری کرنے کا گناہ اُس کے سر پر علیحدہ سے ہو گا...
اگرچہ ایک مجلس میں 3 طلاقیں دینا حرام ہے... لیکن اگر کوئی شخص اکٹھی 3 طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ، 3 طلاقیں ہی شمار ہوں گی--!! اِسی پے اُمت کا اتفاق ہے (سوائے چند لوگوں کے، جن کو غلطی لگی ہے)

Mishkat ul Masabeeh H # 3293
ایک آدمی نے عبداللّٰہ بن عباس ؓ سے کہا : میں نے اپنی بیوی کو 100 طلاقیں دی ہیں ، آپ کی اِس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابنِ عباس ؓ نے فرمایا:
" اُسے تیری طرف سے تین طلاقیں تو واقع ہو گئیں ، جبکہ ستانوے کے ذریعے تم نے اللّٰہ کی آیات کے ساتھ مذاق کیّا۔" Sahih Hadees

یہی حدیث موطا امام مالک ، حدیث # 1120 بھی ہے----

(28) کتاب الطلاق

کتاب طلاق کے بیان میں

حدیث # 1120

باب ما جاء في البتة

طلاق بتہ یعنی تین طلاق کے بیان میں

۱۱۲۰- عَنْ مَالِك أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ لِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔

ایک شخص نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ تین طلاق میں تجھ سے بائن ہو گئی اور ستانوی (97 ویں) طلاق سے تو نے ٹھٹھا کیا اللہ کی آیتوں سے۔

تحقیق: شیخ سلیم ہلالی اور شیخ احمد علی سلیمان نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

اِس مسئلہ کو کھول کر بیان کرنا ضروری تھا تاکہ لوگ نہ ہی حلالہ کروائیں اور نہ ہی حرامہ کروائیں (یعنی غلط فتوے دے کر کہنے لگ جائیں کہ 3 طلاقیں ہو چکی ہیں اب ایک دن کے لئے کسی اَور مرد سے شادی کر کے اگلے دن طلاق دے دو تو حلالہ ہو جائے گا) !!!!
جبکہ یہ حلالہ نہیں بلکہ حرامہ ہو گا!!!!

《《《《《《《《《 حلالہ 》》》》》》》》》

جس آیت کو غلط بیان کر کے pre-planed حلالے کروائے جاتے ہیں وہ یہ ہے---

(بیوی کو دو طلاقیں دینے کے بعد)

2 : سورة البقرة، 230
پھر اگر اِس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اِس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اُس کے سِوا دوسرے سے نکاح نہ کرے پھر

اگر وہ بھی طلاق دے دے تو اَن دونوں کو میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ، بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالٰی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لئے بیان فرما رہا ہے۔

شریعت میں حلالہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کی قدرتی طور پر naturally طلاق ہو جائے اور وہ عورت کسی دُوسرے مرد سے شادی کر لے... پھر حادثاتی طور پر یا قدرتی طور پر دوسرے مرد سے بھی طلاق ہو جائے یا دوسرا شوہر فوت ہو جائے تو اب وہ عورت، پہلے والے مرد سے شادی کر سکتی ہے... یہ ہے natural اور شرعی حلالہ۔

لیکن پہلے سے تیار کیّا گیا pre-planned حلالہ جائز نہیں ہے--!! بلکہ وہ مُتعہ ہے اور حرام ہے--

[نکاحِ متعہ : وَلی کی موجودگی یا غیر موجودگی میں ہونے والا ایک ایسا نکاح ہے جس کی مُدّت (ایک روز، چند روز، ماہ، سال یا کئی سال) معیّن ہوتی ہے جو فریقین خود طے کرتے ہیں اور اُس مُدّت کے اختتام پر خود بخود علیحدگی ہو جاتی ہے یا اگر مرد باقی ماندہ مُدّت بخش دے تب بھی عورت نکاح سے آزاد ہو جاتی ہے]

اِس کی مثال اِس طرح سے دی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص، روزے کی حالت میں غلطی سے (بھُول کر) بریانی کی پلیٹ کھا لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر جان بُوجھ کر ایک دانہ بھی کھا لیّا تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اُس کو پتا تھا...

لیکن ہمارے معاشرے میں کچھ مولوی لوگ حلالہ کروانے کے لئے مشہور ہوتے ہیں جو ایک رات کے لئے کسی کی بیوی سے نکاح کرتے ہیں اور اگلے دن طلاق دے دیتے ہیں تاکہ وہ واپس اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکے۔ (انّا للّٰہ و انا علیہ راجیعون)
اور جو شخص جان بُوجھ کر حلالہ کرواتا ہے اُس پر اللہ کی لعنت

ہے ---

Jam e Tirmazi Hadees # 1119, 1120
Sunan Nasai Hadees # 3445, 5107, 5108
Ibn e Maja Hadees # 1934, 1936
Musnad Ahmad Hadees # 5954, 6996 to 6998 , 9668, 10020, 10022
Mishkaat Hadees # 3296

... هُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ ۔
رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: ... اللّٰہ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔ Sahih Hadees

اور کئی مولوی کہتے ہیں کہ لعنت ہو جائے تو خیر ہے لیکن بیوی تو حلال ہو جائے گی نا---!! (العیاذ باللّٰہ تعالیٰ)
اِس صُورت میں بیوی کیسے حلال ہو سکتی ہے؟؟؟ جبکہ یہ متعہ ہوا ہے اور نبی ﷺ نے متعہ کو قیامت تک کے لئے حرام قرار دیا ہے۔!!!

Sahih Bukhari H # 4216, 5115, 5523, 6961,
Sahih Muslim H # 3422, 3424 to 3435, 5005
Jam e Tirmazi H # 1121, 1794
Abu Dawood H # 2073
Sunan Nasai H # 3367 to 3370, 4339, 4340
Ibn e Maja H # 1961 to 1963
Silsila tus sahiha H # 2004, 2005, 2008
Musnad Ahmad H # 6989, 6991 to 6994
Mishkaat H # 3147, 3148

آپ ﷺ نے فرمایا : لوگو! بےشک مَیں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی ، اور بلاشبہ اب اللّٰہ تعالیٰ نے اِسے قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے، اِس لیے جس کسی کے پاس اِن عورتوں میں سے کوئی (عورت موجود) ہو تو وہ اُس کا راستہ

چھوڑ دے، اور جو کچھ تم لوگوں نے اِنہیں دیّا ہے اَس میں سے کوئی چیز (واپس) مت لو۔ Sahih Hadees

----

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ

Jam e Tirmazi Hadees # 1184
Abu Dawood Hadees # 2194
Ibn e Maja Hadees # 2039

رسول اللهﷺ نے فرمایا: تین کام ہیں جو سنجیدگی سے کرنا بھی حقیقت ہے، اور مذاق کے طور پر کرنا بھی حقیقت ہے، ایک نکاح، دوسرا طلاق، تیسرا (طلاق سے) رجعت۔ Sahih Hadees

یعنی اگر

¤ کسی شخص نے مذاق میں اپنی بیوی کو طلاق دی، تو وہ طلاق ہو جائے گی

¤ اِسی طریقے سے مذاق میں نکاح کیّا، تو نکاح ہو جائے گا۔

¤ اِسی طرح کوئی کہے کہ میں نے مذاق میں رجوع کیّا (ایک یا دو طلاقیں دینے کے بعد رجوع کیّا) تو رجوع ہو جائے گا

《《《《《《《《《《 نصیحت 》》》》》》》》》》

نکاح اور طلاق کے شریعت میں بہت اہم اور سخت احکامات ہیں‼️
ہر وہ شخص جو شادی شُدہ ہے یا شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اُس پر یہ احکامات سیکھنا اور سمجھنا فرض ہے‼️ ورنہ بعد میں لوگ مولویوں سے اپنی مرضی کے فتوے لیتے ہیں (کہ ایک رات کے لئے حلالہ نکلوا دو) اور بعض اوقات ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ مولوی ایک رات کے لئے نکاح کرتا ہے اور طلاق نہیں دیتا اور بیوی لے کر بھاگ جاتا ہے... (العیاذ باالله تعالیٰ)

2 : سورۃ البقرۃ، 230

... یہ الله تعالٰی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لئے بیان

فرما رہا ہے۔

اُن لوگوں کے لئے جو عِلم رکھنے والے ہیں!! عِلم کے بغیر ہدایت نہیں ملتی۔۔!! جس نے اپنے عقائد، نظریات اور مسائل کی بنیاد عِلم پر رکھنی ہے، اُسی کے لئے قرآن میں ہدایت ہے۔۔
اور اگر کوئی شخص عِلم کو چھوڑ کر کوئی اَور جذبات کا راستہ اختیار کرے گا تو اُس کے لئے قرآن میں کوئی ہدایت نہیں ہے۔۔۔

ایک مشہور قول ہے کہ "حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے، جہاں سے بھی ملے اِس کو حاصل کریں"
[مصنّف ابنِ ابی شیبہ (مترجم)، جلد 10، حدیث 36864]

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۱۰) ۷۸۳ کتاب الزھد

(۳۶۸۶۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ علم مومن کا گمشدہ سامان ہے۔ یہ اس کی حلب میں صبح نکلتا ہے اور جب کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے تو جمع کر لیتا ہے۔
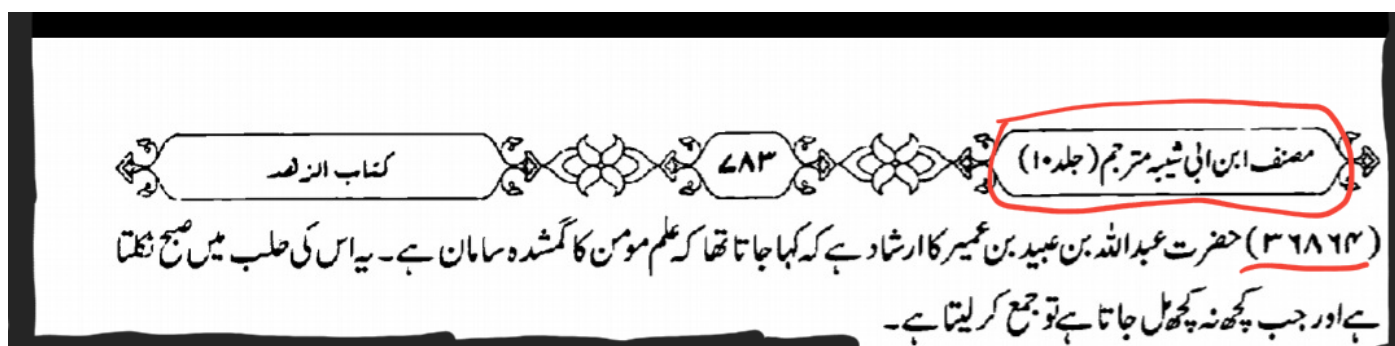
تو مومن ہر وقت حکمت اور عِلم کی تلاش میں رہتا ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں قُرآن و سنت کو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے فہم کے مطابق سمجھ کر اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔۔۔(آمین)
》》》》》》》》》》》》》《《《《《《《《《《《《

طالِب دُعا: **"فہد عثمان میر"**
فیس بُک لِنک:
www.facebook.com/chill.fish.1